

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رمضان اور محاسبہ نفس

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتُنظِرْ نَفْسَ مَا قَدَّمْتُمْ لِغَدٍ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

(الحشر: 19)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا نَأْوًا وَحِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ  
الْقَدْرِ إِيمَانًا نَأْوًا وَحِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(ابوداؤد کتاب شہر رمضان باب فی قیام شہر رمضان، حدیث نمبر: 1369)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اجر کی توقع سے رکھے، اسے اس کے رمضان سے پہلے کئے گئے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو لیلۃ القدر کی شب

عبادت کے قیام کی غرض سے اور اجر کی توقع سے کھڑا ہوا اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسِيُّ  
مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ وَهَوَاهَا  
وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ ... وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ  
حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَتَزَيُّتُوا لِلْعَرْضِ الْكَبِيرِ وَإِنَّمَا  
يَخْفُ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا  
وَيُرْوَى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ  
نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ آيِنٍ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ

(ترمذی کتاب صفة القیامۃ والرقائق والورع، باب نمبر 25 حدیث نمبر: 2459)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا محاسبہ نفس دنیا میں کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے نیک اعمال بجالاتا ہے اسے کیس کہتے ہیں۔ اور جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے نیک تمنا رکھتا ہے اسے عاجز کہتے ہیں..... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنا محاسبہ نفس کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے) زینت اختیار کرو اور جو شخص دنیا میں اپنا محاسبہ کرتا رہے گا قیامت کے روز اس کا ہلکا پھلکا حساب لیا جائے گا..... اور میمون بن مهران کا قول ہے کہ انسان کو اس وقت تک عبد نہیں کہہ سکتے جب تک کہ اپنا محاسبہ نفس نہ کرے جس

طرح وہ اپنے شریک کار کا محاسبہ کرتا ہے..... کہ کھانا کہاں سے کھاتا ہے اور لباس کہاں سے لیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نَوَّارَ اللّٰهُمَّ قَدْہ فرماتے ہیں:

” بجائے اس کے کہ انسان سال کے بعد اپنے اعمال کا محاسبہ کرے یا چھ ماہ یا چار ماہ یا ایک ماہ بعد۔ اس طرح کرے کہ قرآن کریم کے اوامر اور نواہی پر نشان لگالے اور پھر عہد کرے کہ روزانہ ایک دو تین یا جتنے رکوع پڑھ سکے پڑھا کرے اور پڑھتے وقت اس بات کی احتیاط رکھے کہ طوطے کی طرح نہ پڑھے۔ بلکہ اوامر اور نواہی پر غور کرے اور روزانہ پڑھتے وقت جس حکم کا ذکر آوے اس پر سوچے کہ کیا میں یہ کام کرتا ہوں۔ اور جس نبی کا ذکر آوے اس پر غور کرے کہ کیا میں اس سے باز رہتا ہوں۔ اس طرح باسانی محاسبہ ہو جائے گا۔ دیکھو جب کوئی شخص مکان تعمیر کرتا ہے تو انجینئر اور کسی واقف کار انسان سے حساب لگواتا ہے تاکہ کوئی چیز نہ جائے اور مکان مکمل ہو سکے۔ اسی طرح روحانی عمارت تعمیر کرنے کے لئے قرآن انجینئر ہے۔ اس سے پوچھنا چاہیے کہ ہمیں ایمان کی تکمیل کے لئے کونسی چیزوں کی ضرورت ہے اور اس کا یہی طریق ہے کہ قرآن پڑھتے وقت جو امر یا نہی آئے اس پر غور کرتے چلے جاویں کہ آیا اسی طرح ہمارا عمل ہے یا نہیں۔ یہ ایسا طریق ہے کہ جو بھی کوشش کرے وہ کر سکتا ہے۔“

(ام جلد 4 صفحہ 380-381)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے رمضان میں احتساب کے

معنوں کو یوں بیان فرمایا:

” جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو، روزانہ کیا

تمہارا مشغلہ ہے، کیا کیا کام جو بڑے کام تھے تم نے اب رمضان میں چھوڑنے شروع کر دیئے ہیں۔ کیا کیا کام جو اچھے تھے ان کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے ان پر عمل شروع کیا ہے اس کو احتساب کہتے ہیں..... بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسماً روزے رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ روزہ رکھتے ہیں لیکن پورا خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔ جب بھی رمضان ختم ہوتا ہے تو واپس انہیں پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور خدا کے بغیر جو ان کی زندگی ہے وہ از سر نو پھر شروع ہو جاتی ہے۔ ادھر رمضان ختم ہوا ادھر پرانی زندگی لوٹ آئی..... سب سے پہلے اپنی نیتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعۃً اللہ تعالیٰ پر ایمان کے نتیجے میں روزہ ہے، ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔ وہ ایمان جو فرضی ہو جس میں تقاضے پورے نہ کئے جائیں اس ایمان کا فائدہ کیا؟ اور ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے۔ اسی لئے اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا کے دو لفظوں کو اکٹھا جوڑ دیا گیا ہے اور مضمون کو مکمل کیا گیا ہے..... اب میں شرک کے حوالے سے اس مضمون کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ احتساب یہ کریں کہ کوئی بھی شرک کا پہلو آپ کی اس نیکی میں باقی نہ رہے اور شرک کے تو پہلو آئے دن داخل ہوتے ہی رہتے ہیں اور آدمی سوچتا بھی نہیں کہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اس میں ایک شرک کا پہلو تھا۔ جو شخص اللہ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور یہ حساب رکھتا ہے کہ میرا وزن کتنا کم ہوا ہے اور کچھ چربی گھٹی ہے کہ نہیں گھٹی وہ روزے کے اندر اپنے وزن کے گرانے کی مولیٰ بھی داخل کر لیتا ہے اور بظاہر بطور گناہ اس کو احساس بھی نہیں ہوتا..... تو اس پہلو سے آپ رمضان کا جائزہ لیں اور اپنے گرد و پیش بھی نظر رکھتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہے۔ اپنے دوستوں،

احباب کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں اور منفی تنقید کی خاطر نہیں بلکہ مثبت رنگ میں، اچھے رنگ میں ان کو رمضان کے فوائد سمجھانے کی خاطر ان کے سامنے یہ باتیں پیش کیا کریں اور اپنے گھر میں ان باتوں پر غور کی عادت ڈالیں۔“  
(الفضل 29 دسمبر 1999ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک قدم آگے رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھائٹے میں ہے۔“  
(مجلد 5 صفحہ 455)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔“

(رخ جلد 3 صفحہ 547-548)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

”اپنے روزوں کے معیار کو دیکھنے اور تقویٰ کی طرف قدم بڑھنے کا بھی پتہ

چلے گا جب اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے۔ دوسرے کے عیب نہیں تلاش کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے عیب اور کمزوریاں تلاش کر رہے ہوں گے۔ یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے اور کتنی برائیاں ترک کی ہیں، کتنی برائیاں چھوڑی ہیں۔“  
(رخ جلد 3 صفحہ 601-602)

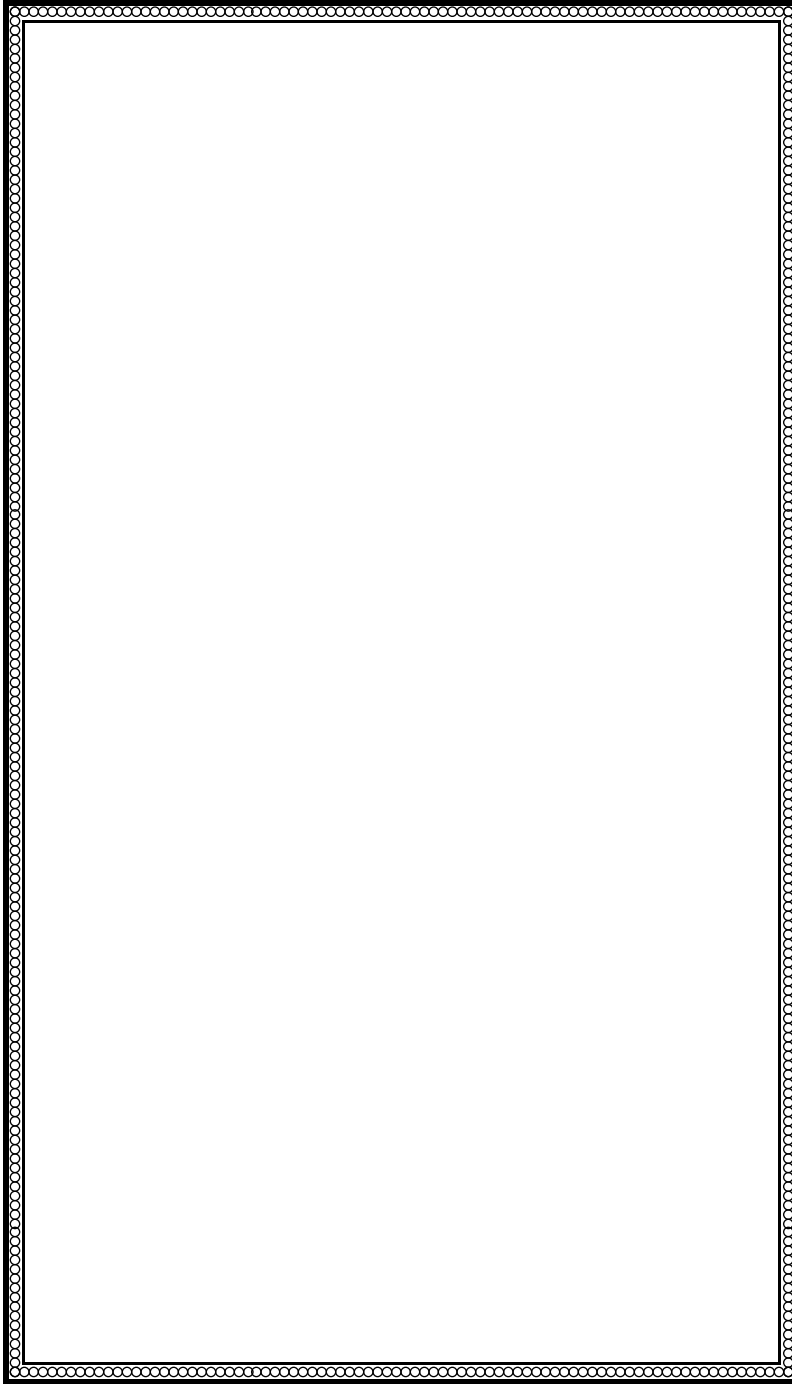
پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا:-

”حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہش مند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ تو یہاں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ ایمان کی حالت اور دوسری ہے محاسبہ نفس۔ اب روزوں میں ہر شخص کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے، دیکھتے رہنا چاہیے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں میں جائزہ لوں کہ میرے میں کیا کیا برائیاں ہیں؟ ان کا جائزہ لوں، ان میں سے کون کون سی برائیاں ہیں جو میں آسانی سے چھوڑ سکتا ہوں ان کو چھوڑوں۔

کون کون سی نیکیاں ہیں جو میں نہیں کر سکتا یا میں نہیں کر رہا۔ اور کون کون سی نیکیاں ہیں جو میں اختیار کرنے کی کوشش کروں۔ تو اگر ہر شخص ایک دو نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرے اور ایک دو برائیاں چھوڑنے کی کوشش کرے اور اس پر پھر قائم رہے تو سمجھیں کہ آپ نے رمضان کی برکات سے ایک بہت بڑی برکت

سے فائدہ اٹھا لیا۔“  
(رخ جلد 1 صفحہ 418)

آپ مزید فرماتے ہیں:-



” پس انسان کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے..... بجائے اس کے کہ انسان مرنے کے بعد اعمال نامہ کو پڑھے اور پھر اگر بُرے اعمال ہیں تو خفت اُٹھانی پڑے یا اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستوجب بنے۔ انسان کو اس زندگی میں اپنا روز محاسبہ کرنا چاہئے اور یہ جو روزانہ کا محاسبہ ہے وہ جہاں انسان کو معاشرہ کی نظروں سے بچاتا ہے وہاں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ بہت سارے کام انسان معاشرہ میں کرتا ہے اور پھر لوگ اس پر انگلیاں اُٹھاتے ہیں لیکن اگر انسان خود اپنا محاسبہ کر رہا ہو تو جہاں یہ محاسبہ ہر وقت انسان کو محتاط کرے گا وہاں لوگوں کی نظروں سے بھی انسان بچے گا۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ جب کتاب (اعمال کی کتاب) ملے تو نیک اعمال لئے ہوئے ہو گو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے لیکن اُس کے فضل کے حصول کے لئے بھی اُسی کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔“

(خ جلد 8 صفحہ 137)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔